فیضانِ شعبان

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبَّت کی وجہ سے تین تین (3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، ج۱۸ ص ۳۶۲ حدیث ۹۲۷)

آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس	بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُبارَک مہینہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ اور دُرُودِ پاک پڑھنے کا مہینہ ہے،غُنْیَةُ الطَّالِبِیْن میں ہے کہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں خَیْرُ الْبَرِیّہ سیِّدُ الْوَریٰ جنابِ محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔"(غُنْیَةُ الطالبین ج:۱ص:۳۴۲) لہٰذا اس ماہِ مُبارَک میں کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں دُرُود وسَلام کی خُوب خُوب ترغیب دِلائی جاتی ہے۔اسی وَجہ سے مَدَنی چینل پر شہزادۂ عطّار حاجی ابُوہِلال محمد بلال رَضاعطاری المدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے" فیضانِ دُرُود وسَلام "نامی سلسلے میں دُرُود وسَلام کے فَضائل بیان فرمائے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اسی سلسلے کو تحریری صُورت میں پیش کرنے کیلئے "گلدستۂ دُرُود وسَلام" کے نام سے 660 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب شائع کی ہے،اس کتاب میں جابجا دُرُودِ پاک کے فَضائل پر مُشْتَمِل اَحادیثِ مُبارَکہ، بُزرگانِ دِین کے اَقْوال ،اِیمان اَفروز حکایات اور دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کی وعیدیں اور ضِمْناً دیگر مَوضُوعات پر کافی مَعْلُومات مَوجُود ہیں۔آیئے شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں دُرُودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے اس کتاب کے صفحہ 422 سے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

شَفاعت کی نَوید

ایک آدمی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف نہیں پڑھتا تھا،ایک رات خَواب میں زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف توجُّہ نہ فرمائی، اس نے عَرض کی:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟"فرمایا:"نہیں۔ اس شَخْص نے پوچھا: پھر آپ میری طرف توجُّہ کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا:"اس لیے کہ میں تجھے نہیں

پہچانتا۔" اس شخص نے عَرض کی: "حُضُور! آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے، میں تو آپ کی اُمّت کا ایک فَرد ہوں۔" اور عُلَماء فرماتے ہیں کہ آپ اپنے اُمّتیوں کو اس سے بھی زِیادہ پہچانتے ہیں جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "عُلَماء نے سچ کہا، مگر تُو مجھے دُرُود شریف کے ذَریعے یاد نہیں کرتا اور میں اپنی اُمّت کے لوگوں کو دُرُودِ پاک پڑھنے کی وَجہ سے پہچانتا ہوں، جتنا وہ مجھ پر دُرُود پڑھتے ہیں میں اُنہیں اس قدر ہی پہچانتا ہوں۔" جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس نے اپنے اُوپر لازِم کر لیا کہ وہ حُضُور سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ ایک سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اب اس شخص نے روزانہ سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اپنا معمول بنا لیا۔ کچھ مُدّت بعد پھر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے مُشرَّف ہوا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شَفاعت بھی کروں گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۷۹ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صِرف خُوش ہوتے ہیں بلکہ شَربتِ دِیدار سے بھی نوازتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے رہنا چاہیے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عَظمت نشان ہے: "جو مومن جُمعہ کی رات دو رَکْعت اس طرح پڑھے کہ ہر رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 25 مرتبہ "قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ" پڑھے، پھر یہ دُرُودِ پاک "**صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ**" ہزار مرتبہ پڑھے تو آنے والے جُمعہ سے پہلے خواب میں میری زِیارت کرے گا اور جس نے میری زِیارت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہ مُعاف فرمادے گا۔"

(القول البدیع، الباب الثالث فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص۳۸۳)

حَضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق محدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں:"جو شخص جُمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف پڑھے گا تو وہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت کرے گا، یا جنَّت میں اپنی مَنزِل دیکھ لے گا، اگر پہلی بار میں مقْصد پُورا نہ ہو، تو دوسرے جُمُعہ بھی اِس کو پڑھ لے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانچ جُمُعوں تک اس کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہو جائے گی۔" (تاریخ مدینہ، ص ۳۴۳، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِعْراج، دِیدارِ کبریا ہے اور ایک عاشقِ رسول کی مِعْراج دِیدارِ مُصطفٰے ہے۔ کون ایسا بدنصیب ہو گا جس کے دل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی تمنّا نہ ہو، یقیناً ہر عاشقِ رسُول کی یہی آرزُو ہو گی کہ۔۔

کچھ ایسا کر دے مرے کِردْ گار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
اُنہیں نہ دیکھا تو کِس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
(سامانِ بخشش، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابُوالمَواہب شاذلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:"جو شخص نبیِّ مُکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات و اَوْلیاء سے مَحبّت رکھے وَگرنہ خواب (میں زِیارت) کا دَروازہ اِس پر

بندہ ہے، کیونکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیّہ تمام لوگوں کے سردار ہیں، یہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔"

(افضل الصلوات علی سید السادات، ص۱۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا چاہتے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کے خواہشمند ہیں تو دُرُودِ پاک کو اپنے صُبح وشام کا وَظیفہ بنالینا چاہیے، سچی لگن کے ساتھ اس میں مگن رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک نہ ایک دن ضَرور ہم پر کرم ہو گا اور ہمیں بھی زِیارت نصیب ہو جائے گی۔

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حَضْرتِ، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مختلف اَوْقات میں پڑھے جانے والے وَظائِف اور دُعاؤں کے مَدَنی گلدستے "اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَہ" میں حُصُولِ زِیارتِ مُصْطَفٰے کے لئے دُرُودِ پاک کے چند مَخصوص صیغے ذِکْر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (دُرُودِ پاک) خالص تَعْظیمِ شانِ اَقْدس کے لئے پڑھے، اس نِیَّت کو بھی (دل میں) جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عَطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حَد و اِنْتِہا ہے۔ مُنہ مدینۂ طَیِّبہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی طرف ہو اور دل حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف، دَسْت بَسْتہ (ہاتھ باندھ کر) پڑھے (اور) یہ تَصَوُّر باندھے کہ رَوضۂ اَنْور کے حُضُور حاضِر ہوں اور یقین جانے کہ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے دیکھ رہے ہیں، اس کی آواز سُن رہے ہیں، اس کے دِل کے خطروں پر مُطَّلع ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اِخْلاص و اِسْتِقامت کے ساتھ اَعْلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِیدارِ مُصْطَفٰے سے مُسْتَفِیض ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیروں رَحْمتوں اور

کروڑوں بَرَکتوں کے حقدار بھی بن جائیں گے۔ آیئے ترغیب کیلئے دُرُودِ پاک کے مزید فضائل سُنتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی "جذبُ الْقُلوب" میں اِرشاد فرماتے ہیں: "جب بندۂ مومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) اس پر دس (10) بار رَحمت بھیجتا ہے، (دس (10) گُناہ مٹاتا ہے) دس (10) دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس (10) نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس (10) غُلام آزاد کرنے کا ثواب (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعائ، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۲، حدیث:۲۵۷۴) اور بیس (20) غَزوات میں شُمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الحائ، ۱/ ۳۴۰، حدیث:۲۴۸۴) دُرُودِ پاک سببِ قَبولیتِ دُعا ہے، (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/ ۲۲، حدیث: ۳۵۵۴) اِس کے پڑھنے سے شَفاعتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ واجب ہو جاتی ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ بکر، ۲/ ۲۷۹، حدیث:۳۲۸۵) مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بابِ جنَّت پر قُرب نصیب ہو گا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے، (در منثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ۵۶، ۶/ ۶۵۴، ملخصًا) دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے، (جلاء الافہام، ص۲۳۴) صَدَقہ کا قائم مَقام بلکہ صَدَقے سے بھی اَفضل ہے۔" (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: "دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، خَوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، دُشمنوں پر فَتْح حاصل ہوتی ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، اَسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، اَولاد دَر اَولاد چار (4) نَسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔" (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکت، ترقّیِٔ مَعرِفت اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت پانے کیلئے دُرُود و سَلام کی کَثْرت اِنْتہائی ضَروری ہے، لِہٰذا ہمیں چاہیے کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے

پھرتے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابَرکات پر دُرُودِ پاک کے پھُول نچھاور کریں، بالخُصُوص اس ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں زِیادہ سے زِیادہ پڑھیں، دن میں روزہ رکھیں اور اس کی راتوں میں قِیام کا معمول بنائیں کیونکہ یہ مُبارَک مہینہ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینہ ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللّٰہِ، یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمَضان اللہ تَبارَکَ وَتَعَالٰی کا مہینہ ہے۔ (جامع صغیر، حرف الشین، ص:۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹) (آقا کا مہینہ، ص:۲) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مہینے کو بے حَد پسند فرماتے اور کثرت سے روزے رکھا کرتے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ سَیِّدَتُنا عائِشَہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعْراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ مہینہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمُبارَک سے ملا دیتے۔

(سُنَنِ ابو داو، د ج ۲ ص ۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱) (آقا کا مہینہ، ص:۵)

آقا شَعْبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ شعبان سے زِیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِسْتِطاعت کے مُطابِق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقْت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔

(صَحِیح بُخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

شارِحِ بُخاری حَضْرتِ عَلّامہ مُفْتی محمد شریفُ الحق اَمْجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ شَعْبان میں اَکْثر دِنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تَغْلِیْباً (یعنی غلبے اور زِیادَت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: "فُلاں نے پُوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضروریات سے فَراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِیْباً اکثر کو کُل کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوَّت

ہو وہ زِیادہ سے زِیادہ روزے رکھے۔ البتّہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمَضان کے روزوں پر اَثر پڑے گا، یہی مَحمَل (یعنی مُرادو مقصد) ہے ان احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نِصف شَعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی حدیث ۷۳۸) (نزھۃ القاری، ج ۳، ص: ۳۸۰، ۳۷۷) (آقا کا مہینہ، ص:۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس ماہِ مُبارک کو کس قَدر پسند فرماتے، حالانکہ اس مہینے میں روزے فَرض نہیں مگر پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَثْرت سے روزے رکھا کرتے۔ اب ذَرا غور کیجئے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْمَعْصُوْمِیْن ہو کر بھی اس ماہِ مُبارک کے اَکْثر دن روزے کی حالت میں گُزاریں، تو ہم گُناہ گاروں کو اس ماہ میں روزے رکھنے کی کتنی ضَرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ رَمَضان کے روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں، اس میں ہمارے لیے بے شُمار دِینی فوائد کے ساتھ ساتھ کثیر دُنْیَوِی فَوائد بھی ہیں۔ دِینی فَوائد میں اِیمان کی حِفاظت، گُناہوں سے بچت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنْیَوِی فَوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزے میں دن کے اَوْقات میں کھانے پینے میں صَرْف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصْلاح، مِعْدے کو آرام ملنے کے ساتھ ساتھ دِیگر کئی بیماریوں سے حِفاظت کا سامان ہے۔ اور تَمام فَوائد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ہمیں بھی چند دن کی مَشَقَّت سہہ کر بے شُمار دِینی اور دُنْیَوِی فَوائد کے حُصُول کی کوشش کرنی چاہیے۔ مزید یہ کہ نَفْل روزے رکھنے کا اَجْر تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔

تاجدارِ رسالت، شفیعِ روزِ قِیامت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: "جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے چالیس 40 ۴۰ سال

(کافاصِلہ) دُور فرمادے گا۔ " (کَنزُالعُمّال ج ۸ ص ۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۳۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک اور فرمانِ رَغبت نِشان ہے: "اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زَمین بھر سونا اُسے دیا جائے، جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔" (ابویعلٰی ج ۵ ص ۳۵۳ حدیث ۶۱۰۴) (فیضانِ سنت، ص: ۱۳۳۷)

بہترین عمل!

حَضرتِ سیِّدُنا ابُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے عَرَض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے کوئی عمل بتایئے۔ اِرْشاد فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عمل کوئی نہیں ۔ "میں نے پھر عَرَض کی، "مجھے کوئی عمل بتایئے۔" فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ۔" میں نے پھر عَرَض کی، "مجھے کوئی عمل بتایئے۔" فرمایا: " روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مِثل نہیں۔

(نسائی ج ۴ ص ۱۶۶) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نَفلی روزوں کی عادت بنانے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو جہنَّم سے 40 سال کے فاصلے سے دُور فرمادیتا ہے اور اگر اسے زمین کے برابر سونا بھی دے دیا جائے تب بھی یہ اس ثواب کو نہیں پہنچ سکتا، جو اسے روزِ قیامت دِیا جائے گا۔ لہٰذا جہنَّم سے بچنے اور آخرت میں ملنے والے ڈھیروں اَجْروثواب کو پانے کے لیے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نَفلی روزوں جیسے رَجَب، شَعْبان، ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا بھی اِہتِمام کرنا چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو نَفلی روزوں سے بہت پیار ہے۔ یِہی وَجہ ہے کہ آپ دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دِنوں کے علاوہ اَکْثر روزہ دار ہوتے ہیں،اس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنے کے ساتھ پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے پُورے وَرنہ اَکْثر دن روزے رکھنے کی سَعادَت بھی حاصل کرتے ہیں۔ اور پیر شریف کا روزہ رکھنا تو ہمارے مَدَنی اِنْعامات میں بھی شامل ہے۔جیساکہ مَدَنی اِنْعام نمبر 58 ہے۔ **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم اَز کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

شعبان کی آمد پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں نفلی روزے رکھنے کا اِہْتِمام کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس ماہ میں خُوب خُوب عِبادَت بھی کرنی چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول تھا کہ اس مُبارَک مہینے کی آمد ہوتے ہی اپنازِیادہ تَروَقْت نیک اَعمال میں صَرف فرمایا کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام عَلَیْہِم الرِّضْوان تِلاوتِ قرآنِ پاک میں مَشْغُول ہو جاتے،اپنے اَموال کی زَکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مِسکین لوگ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَك کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کرکے جس پر حد (یعنی سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے، بقیّہ کو آزاد کر دیتے، تاجِر اپنے قَرضے اَدا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قَرضے وُصُول کر لیتے۔ (یُوں ماہِ رَمَضانُ الْمبارَك کا چاند نظر آنے سے قَبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اِعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔" (غُنْیَۃُ الطّالبین ج ۱ ص ۳۴۱) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۷۵)

شبِ بَرَاءَت عبادت کی رات!

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس مہینے میں خُوب خُوب عِبادَت فرماتے تھے۔ حَضرتِ سَیِّدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ (ایک بار) شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب کو تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: مجھے اس رات میں عبادت کرنے کی اِجازت دو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیام فرمایا اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدے میں تشریف لے گئے تو بہت طَوِیْل سَجْدہ فرمایا۔ مجھے یہ گُمان ہوا کہ شاید حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوح قَبْض کرلی گئی ہے، تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمِ مُبارَک پر رکھ کر اَندازہ کیا تو حرکت معلوم ہونے سے میں بے حد خُوش ہوئی۔

(شعب الایمان، ۳/ ۳۸۴، حدیث: ۳۸۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ محبوبِ خدا ہیں اور سَیِّدُ الْمَعْصُومِیْن ہونے کے باوُجُود اس مُبارَک رات میں کس قدر عِبادَت کیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اس رات میں آتش بازی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے خُوب خُوب عِبادَت کرنی چاہیے۔

مَنْقُول ہے کہ جو اس مُبارَک رات میں سو(100) رَکعت پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف 100 فِرِشتے بھیجتا ہے، ان میں سے 30 اسے جنَّت کی خُوشخبری سُناتے ہیں، 30 اسے جہنَّم کی آگ سے بچاتے ہیں، 30 فِرِشتے اس کی دُنْیَوِی آفات کو ٹالتے ہیں اور 10 فِرِشتے اسے شیطان کے مَکْر و فَریب سے بچاتے ہیں۔ (حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، ۵/ ۱۹۰۸، سورہ الدخان، تحت آیۃ ۴)

اَمِیْرُالمُؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ

مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب میں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوئے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 14 رَکْعَتیں پڑھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 14 بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، 14 بار قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد (یعنی سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص)، 14 بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق (یعنی سُوْرَۃُ الْفَلَق) اور 14 بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس (یعنی سُوْرَۃُ النَّاس) کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد ایک بار آیۃُ الْکُرْسی اور لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے فارِغ ہوئے تو میں نے اس فعل کے مُتَعَلِّق پوچھا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص اس طرح کرے گا جیسا تُو نے دیکھا، تو اس کے لیے 20 مَقْبول حج اور 20 سال کے مَقْبول روزوں کا ثواب ہے۔ اور اگر روزے کی حالت میں صُبْح کرے گا تو اس کے گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے روزوں کا ثواب ہے۔

(شعب الایمان، ۳/۳۸۶، باب فی الصیام/ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان)

حَضْرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھ سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 30 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو کوئی شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں شب میں 100 رَکْعَتیں اس طرح پڑھے کہ ہر دو رَکْعَت پر سلام پھیرے اور ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 11 بار قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد (یعنی سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص) پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف 70بار نظرِ رحمت فرمائے گا اور ہر نظر میں اس کی 70 حاجتیں پُوری فرمائے گا۔ ان حاجتوں میں سب سے کم مَغْفِرَت ہے۔ (روح البیان ۸/۴۰۳، سورۃ الدخان، تحت الآیۃ ۳، ملخصاً)

حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شَخْص پانچ (5) راتوں میں جاگے اور وہ راتیں عِبادَت میں گزارے تو ایسے شَخْص کے لیے جَنَّت واجب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب بھی ہے۔

(روح البیان ۸/۴۰۳، سورۃ الدخان، تحت الآیۃ ۳، ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اس رات میں عبادت کرنے کے کس قدر فضائل ہیں، ہمیں بھی نہ صِرف ان مُبارَک راتوں میں قِیام کی عادت بنانی چاہیے بلکہ فرائض وواجبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ جس قدر آسانی ہو نفلی عبادات کی بھی عادت بنانی چاہیے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا یہ معمول تھا کہ وہ دن میں روزہ رکھتے اور راتیں قیام میں گُزارتے تھے۔

منقول ہے کہ سرکارِ غوثِ اعظم اور سَیِّدُنا امام اَعْظَم رَحِمَهُمَا اللهُ الْاَکْرَم نے چالیس (40) بَرَس عشاء کے وُضو سے نمازِ فَجْر اَدا فرمائی۔ اور حُضُور سَیِّدُنا غوثُ الاَعْظَم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم نے پچیس (25) بَرَس، اللهعَزَّ وَجَلَّ کی عِبادت کرتے ہوئے عِراق شریف کے جنگلات میں گُزار دیئے۔ (بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیئ من عجائب، ص ۱۱۸) اَوْلیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے کئی کئی بَرَس مُسلسل روزے بھی رکھے روزانہ تین تین سو(300،300)، پانچ پانچ سو(500،500) اور ہزار ہزار(1000،1000) نَوافل اَدا کیے۔ روزانہ پُورا قُرآنِ پاک تلاوت کر لیتے، کئی کئی ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا کرتے۔ اَلْغَرَض وہ پاکیزہ ہستیاں اس دُنیا کو آخِرت کی کھیتی سمجھ کر اس میں خُوب اچھے اچھے کام کیا کرتیں تھیں۔ اگر ہم بھی جنّت کی اَعلیٰ نعمتوں سے مَحْظُوظ (لطف اندوز) ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کے طریقے پر چلتے ہوئے، فکرِ آخرت کرتے ہوئے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کی کثرت کرنی ہوگی۔

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ		گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی
عبادت میں گُزرے مری زِندگانی		کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی
مُسلماں ہے عطاؔر تیری عَطا سے		ہو اِیمان پر خاتِمہ یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مُبارَک رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اپنے بندوں پر چھما چھم بَرَستی ہیں، اس لیے اِس مُقدّس رات میں زِیادہ سے زِیادہ عِبادت و رِیاضَت کا اِہْتِمام، گُناہوں سے بچنے کا اِنْتِظام اور کثرتِ دُرُود و سَلام کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے کثیر اِنْعام واِکْرام حاصل کرنا چاہیے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مُسلمان ان مُتَبَرَّك اَیّام میں رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کی زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرکے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوشِش کرتے تھے، مگر آج مُسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ اِن مُبارَک اَیّام کی قدر نہیں کرتے اور اپنا قیمتی وَقْت مَساجد میں گُزارنے یا نیک اِجْتِماعات میں شرکت کرنے کے بجائے فُضُولیات میں برباد کردیتے ہیں، حالانکہ اس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ خاص تجلی فرماتا ہے اور اپنے بے شُمار بندوں کی بخشش و مَغْفِرت فرماتا ہے۔

شبِ بَراءَت بخشش کی رات!

اَمِیْرُ المؤمنین حَضْرتِ سیّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کا فرمانِ عظیم ہے: جب پندرہ (15) شعبان کی رات آئے تو اِس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالٰی غُرُوبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: ”ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طَلَب کرنے والا کہ اُسے بَخْش دُوں! ہے کوئی روزی طَلَب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مُصیبت زَدہ کہ اُسے عافِیّت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقْت تک فرماتا ہے کہ فَجْر طُلُوع ہو جائے۔"

(سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸ دارالمعرفۃ بیروت) (آقا کا مہینہ، ص: ۱۴)

اَفسوس صَد اَفسوس! بعض نادان مُسلمان اس رات کا اِحترام کرنا تو دُور کی بات بلکہ جو مُسلمان بیمار، بوڑھے یا بچے گھروں میں محوِ آرام یا خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عبادت میں مشغول ہوتے ہیں، اُنہیں آتش بازی کے ذَرِیْعے تکلیف پہنچاتے اور ان کی عبادت میں خَلَل کا سبب بنتے ہیں۔ یادرکھئے! مُسلمانوں کو ستانا، ان کا دل دُکھانا اور انہیں طرح طرح سے اَذِیَّتیں پہنچانا یہ سب ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں، ذرا سوچئے! اس مُبارَک رات میں جب سب کی مَغفِرَت ہو رہی ہو تو ہماری اِنہی ناپاک حرکتوں کی وَجہ سے ہماری بخشش کو روک دیا جائے، تو اس وَقت ہمارا کیا بنے گا۔ اس لئے اگر ہم سے دانِستہ یا غیر دانِستہ طور پر کسی مُسلمان کی دل آزاری ہوئی یا کسی کا حق تلَف کردیا، یا کسی کیلئے اپنے دل میں دُشمنی بٹھالی ہے تو شب بَراءَت آنے سے پہلے پہلے مُعافی تلافی کر لیجئے اور آئندہ ان گُناہوں سے باز رہنے کی نیَّت بھی فرمالیجئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، کیا خبر اِسی سال ہماری مَوت واقع ہوجائے اور ہم غَفلت میں ہی پڑے رہیں۔

لہٰذا جلد اَز جلد اپنے حُقُوق مُعاف کروالیجئے اور آتش بازی کے ذَرِیْعے عبادت گُزاروں، بیماروں اور شیر خواروں کو تکلیف پہنچانے سے تَوبہ کر لیجئے۔ یادرکھئے! آتش بازی مُسلمانوں کی نہیں بلکہ غیر مُسلموں کی اِیجاد ہے۔ چُنانچہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حَضْرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "آتَشبازی نَمرود بادشاہ نے اِیجاد کی جبکہ اس نے حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا اور آگ گُلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حَضْرتِ خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی ص، ۶۳)(فیضانِ سنت، ص۱۳۹۶)

آتَشبازی کی یہ ناپاک رَسم اب مُسلمانوں میں زور پکڑتی جارہی ہے، مُسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَشبازی کی نَذر ہوجاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَشبازی سے اِتنے

گھر جل گئے اور اِتنے آدمی جُھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حَضْرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "آتشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔"

(اسلامی زندگی ص ۶۳)(فیضانِ سنت، ص ۱۳۹۶)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وَقْت پڑا ہے
فَریاد ہے اے کِشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شب براءت میں آتش بازی کے ذَرِیْعے مُسلمانوں کی عبادات میں خَلَل پیدا کرنے کے بجائے خُود بھی خُوب خُوب عبادت کیجئے، رورو کر اپنے گُناہوں کی مُعافی مانگئے، اپنی بخشش و مغْفِرت کے ساتھ ساتھ سُنَّت پر عمل کی نِیَّت سے قبرستان جاکر فکرِ آخِرت پیدا کرنے کیلئے قَبْروں کی زِیارت بھی کیجئے اور اپنے مرحُومین سمیت تمام مُسلِمِیْن کے لیے دُعائے مغْفِرت بھی کیجئے۔

شبِ بَرَاءَت اور قَبْروں کی زِیارت!

اُمُّ المؤمِنین حَضْرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات (یعنی شعبان کی پندرھویں رات) سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ دیکھا تو بقیع پاک میں مجھے مِل گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمھیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری حق تَلَفی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (مُ۔طَہْ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: "بیشک اللہ تعالٰی شَعْبان کی پندرہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قَبیلہِ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گُنہگاروں کو بَخش دیتا ہے۔"

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸۳ حدیث ۷۳۹ دارالفکر بیروت) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَرَاءَت میں اِسلامی بھائیوں کا قبرِستان جانا سُنَّت ہے

(مگر اسلامی بہنوں کو شرعاً اس کی اجازت نہیں وہ گھر میں رہ کر ہی عبادت اور ایصالِ ثواب کریں) اسلامی بھائی قَبْرِستان جاکر اپنے مرحُومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے مَغْفِرت کریں کہ اس سے مُردوں کو اُنْسیَّت حاصل ہوتی ہے اور اگر ان کے لیے دُعائے مَغْفِرت نہ کی جائے تو مغموم ہو جاتے ہیں چنانچہ

قبرِستان کے مُردے خواب میں آپہنچے!

ایک صاحِب کا معمول تھا کہ وہ قَبرِستان میں آکر بیٹھ جاتے اور جب بھی کوئی جَنازہ آتا، اس کی نماز پڑھتے اور شام کے وَقْت قبرستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر اِس طرح دُعائیں دیتے: "(اے قَبْر والو!) خدا تم کو اُنْس عطا کرے، تمہاری غُربت پر رَحم کرے، تمہارے گُناہ مُعاف فرمائے اور نیکیاں قبول کرے۔" وُہی صاحِب فرماتے ہیں: ایک شام (بوقتِ رُخصت) میں اپنا قبرِستان والا معمول پُورا نہ کر سکا، یعنی انہیں دُعائیں دیئے بِغیر ہی گھر آگیا۔ میرے خواب میں ایک کثیر مخلوق آگئی! میں نے ان سے پُوچھا: آپ لوگ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں؟ بولے: ہم قبرِستان والے ہیں، آپ نے عادَت کرلی تھی کہ گھر آتے وَقْت ہم کو ہَدِیّہ (یعنی تُحْفَہ) دیتے تھے اور آج نہ دیا۔ میں نے کہا: وہ ہدِیّہ (ہَ۔دی۔یہ) کیا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا: وہ ہَدِیّہ دُعاؤں کا تھا۔ میں نے کہا: اچّھا، اب یہ ہَدِیّہ میں تم کو پھر سے دوں گا۔ اس کے بعد میں نے اپنے اِس معمول کو کبھی ترک نہ کیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۲۶) (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۹)

مرحوم والِد صاحِب نے خواب میں آکر کہا کہ......

حضرتِ سیِّدُنا امام سُفْیان بن عُیَیْنہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: جب میرے والِد صاحِب کا انتِقال ہو گیا تو میں نے بَہُت آہ و بُکا کی (یعنی خُوب رویا دھویا) اور اُن کی قَبْر پر روزانہ حاضِری دینے لگا، پھر رَفْتہ رَفْتہ کچھ کمی آ گئی۔ ایک روز والِدِ مرحُوم نے خواب میں تشریف لا کر فرمایا: اے بیٹے! تم نے کیوں تاخیر کی؟ میں نے پُوچھا: کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا: "کیوں نہیں، مجھے تُمہاری ہر حاضِری کی خبر ہو جاتی تھی اور میں تمہیں دیکھ کر خُوش ہوتا تھا، نیز میرے پڑوسی مُردے بھی تمہاری دُعا سے راضی ہوتے تھے۔" چُنانچِہ اس خواب کے بعد میں نے پابندی سے والِد صاحِب کی قَبْر پر جانا شُروع کر دیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۲۷) (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۱۴)

رُوحیں گھروں پر آ کر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ کرتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مَرنے والے اپنی قبروں پر آنے جانے والوں کو پہچانتے ہیں اور انہیں زِندوں کی دُعاؤں سے فائِدہ پہنچتا ہے، جب زِندہ لوگوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کے تحفے آنا بند ہوتے ہیں، تو ان کو آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اجازت دیتا ہے تو گھروں پر جا کر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ بھی کرتے ہیں۔ میرے آقا، اعلیٰ حضْرتِ، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین ومِلّت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَویہ (مُخَرَّجہ) جلد 9 کے صَفْحَہ 650 پر نَقْل کرتے ہیں: مومنین کی رُوحیں ہر (۱) شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) (۲) روزِ عید (۳) روزِ عاشُوراء اور (۴) شبِ بَراءَت کو اپنے گھر آ کر باہَر کھڑی رہتی ہیں اور ہر رُوح غمناک بُلند آواز سے نِدا کرتی (یعنی پُکار کر کہتی) ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اَوْلاد! اے میرے قرابت دارو! (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیّت سے) صَدَقہ (خَیرات) کر کے ہم پر مہربانی کرو۔ (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۱۰)

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال قَبْر میں ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانِند ہے کہ وہ شدّت سے انتِظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور

جب کسی کی دُعا اُسے پہنچتی ہے تو اُس کے نزدیک وہ دُنیا وَمَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبْر والوں کو ان کے زِندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عَطا فرماتا ہے، زِندوں کا ہَدِیّہ (یعنی تُحْفَہ) مُردوں کیلئے "دُعائے مَغْفِرت کرنا ہے۔"

(شُعَبُ الاِیْمَان ج۶ ص۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵) (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۱۵)

ہے کون کہ گِریہ کرے یا فاتِحہ کو آئے
بے کس کے اُٹھائے تِری رَحمت کے بھَرَن پھول

(حدائقِ بخشش ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس لنگرِ رَسائل کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے مرحُومین کی بخشش و مَغْفِرت کیلئے خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات اور نیک اعمال کا ثواب پہنچانے کے ساتھ ساتھ لنگرِ رسائل کی بھی ترکیب بنانی چاہیے۔ لنگرِ رَسائل سے مُراد یہ ہے کہ مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب و رَسائل اور VCD's خرید کر حُصُولِ ثَواب اور مُسلمانوں کی خَیْر خَواہی کی نیَّت سے مُفْت تقسیم کی جائیں۔ دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 97 شُعْبوں میں سے ایک شُعْبہ مَجْلِسِ لنگرِ رسائل بھی ہے، جو دَرْ حَقِیقت مکتبۃُ المدینہ ہی کا ایک شُعْبہ ہے، جس کا کام گھر گھر، دَفْتر دَفْتر، دُکان دُکان، اسکولز، کالجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِس میں سارا سال شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر مَطْبوعہ کُتُب و رَسائل اور VCD's وغیرہ کی ذاتی طور پر حَسْبِ اِسْتِطاعت اور مُخَیَّر اسلامی بھائیوں سے رابِطہ کرکے لنگرِ رَسائل کی ترکیب کرنا ہے۔

مَجْلس لنگرِ رسائل کے ذِمّہ داران بِالخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں کو اور بِالعُمُوم ہر عاشقِ رَسُول کو یہ ذِہن دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس حَدیثِ پاک: "تَہَادَوْا تَحَابُّوْا" (یعنی ایک دوسرے کو تُحْفَہ دو

آپس میں مَحَبَّت بڑھے گی) پر عمل کی نِیَّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَزْ کم 12 کُتُب ورسائل یا ایک VCD ذاتی رَقْم سے خَرِید کر اپنے رِشْتے داروں، قَرِیبی دُکانداروں، طَلبہ واَساتذہ وغیرہ میں تَقْسیم کریں نیز مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسْواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائل پر مَرحُومین کے نام ڈلوا کر مُفْت تقسیم کی ترکیب بنایا کریں۔ شادی کارڈز میں بھی ایک ایک رِسالہ نتھی کر دیا کریں کہ اگر، آپ کا دیا ہوا رِسالہ یا پمفلٹ پڑھ کر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ نمازی اور سُنَّتوں کا عادی بن گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ یاد رہے کہ مَدَنی عطیّات سے لنگرِ رسائل کرنے کی اِجازت نہیں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شَعْبانُ الْمُعَظَّم بالخُصُوص شب ِبراءت میں زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنے اور اپنی بخشش ومَغْفِرت کے ساتھ ساتھ اپنے مرحُومین کے لیے بھی دُعائے مَغْفِرت اور اِیْصالِ ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے فَضائل سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ یہ مُبارَک مہینہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودوسَلام پڑھنے کا مہینہ ہے۔ ہمیں اس ماہِ مُبارَک کا اِحْتِرام کرتے ہوئے زِیادہ سے زِیادہ عبادت وتلاوت، نفلی روزوں کی کثرت، فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے قبروں کی زِیارت، مرحُومین کی بخشش کیلئے دُعائے مَغْفِرت کرنی چاہیے اور اپنے دوست واَحْباب، گھر والوں، رِشْتہ داروں اور محلے والوں کو آتش بازی اور دیگر بُرے کاموں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ ہو سکے تو اس ماہ میں گھر گھر اِجْتِماعِ ذکر ونعت مُنْعَقِد کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہْتِمام شب ِبراءت کے

سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی بھی نِیّت کر لیجئے اور خُود کو گناہوں سے بچانے، نیکیوں کا جَذبہ پانے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام چَوک دَرْس بھی ہے، آج کے اس پُر فِتَن دَور میں جب کہ بازاروں میں بے حَیائی، بے پردگی، فحاشی، جھُوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور وَعْدہ خِلافی جیسے گُناہوں کا ایک طُوفان بَپا ہو، ایسے میں وہاں جا کر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا سَعادت سے کم نہیں ہے۔ یاد رہے! چَوک دَرْس میں علمِ دین ہی کی باتیں بَیان کی جاتی ہیں، اس طرح چوک دَرْس نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، چنانچہ مَنقُول ہے ایک بار محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبرِ اَقْدَس پر جلوہ فرما تھے، ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: ''یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شَخْص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے، زِیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زِیادہ صِلَہ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج ۱۰ ص ۴۰۲ حدیث ۲۷۵۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مُطابِق سب سے اچھا وہ شَخْص ہے جو سب سے زِیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو۔ چوک درس دینا نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا مُؤَثِّر ذریعہ ہے۔ ہمیں بھی

وقتاً فوقتاً **چوک درس** دینے، سُننے کی سعادت حاصل کرتے رہنا چاہیے۔اس سے خُوب خُوب دِینی مَعلُومات بھی حاصل ہوں گی اوراِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِنْدگی گُزارنے والے بن گئے۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ

لاڈ پیار نے مجھے ڈِھیٹ بنادیا تھا

شاھدرہ (مرکزالاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرَجہ ڈِھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اَوْقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ”لمحے“ میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھ پاپی وبدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا۔ چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین 3 دن کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین 3 دن کے اندر کیا گھول کر پِلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل، جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پِگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نَمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور امّی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیّار نہیں تھا، وہ آج اتنا بادب بن گیا

ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کی صُحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نمازی کو مُسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی یعنی صدائے مدینہ لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (فیضانِ سنت، ص:1370)

گر چہ اعمالِ بد،اور اَفعالِ بد		نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے		مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

شعبانُ المعظم" کے گیارہ (11) حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 11 مَدَنی پھول

(1) نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱ دار المعرفۃ بیروت)

(2) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد

ایک(1) بار اٰیۃُ الْکُرسِیْ ،اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس(ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰ دارالفکر بیروت) (3) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔(ایضاً) (4) قبرستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار''میں ہے: (قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے ۔ (رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۱۸۳ دارالمعرفۃ بیروت) (5) کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔(6) زیارتِ قبر میّت کے مُواجَہَہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ ص۵۳۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور) (7) قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔** ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰) (8) جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: **اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔** ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جِسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں

رخصت ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میرا سلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر اس وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دُعائے مغفِرت کریں گے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبَہ ج۱۰ ص۱۵۰ دارالفکر بیروت) (9) شَفِیعِ مُجرِمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے ، سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر اور سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومِن مَردوں اور مومِن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومِن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص۳۱۱ مرکز اہلسنت برکات رضا الہند) حدیثِ پاک میں ہے: "جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد (مکمَّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گِنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔" (دُرِّ مُختار ج۳ ص۱۸۳) (10) قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے میِّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۴۸۲، ۵۲۵) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: " صحیح مسلم شریف" میں حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ، اُنہوں نے دَمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: "جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲ دار ابن حزم بیروت) (11) قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صفحات پر مشتمل

کتاب بہارِ شریعت حصّہ 16 اور(۲) 120 صَفْحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 7 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضْرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرتِ احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

(7) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)